www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

ماده	الفاظ اور عنوان	ماده	الفاظ اور عنوان	ماده	الفاظ اور عنوان
کتب	کَتَبَ لکھنا کِتَاب اعمال نامہ	کسو	کِسْوَۃ پوشاک کَسَا پہنانا	کمم	(ج اَکْمَام) پردہ
	کِتَابٌ مَّکْنُوْنٌ لوحِ محفوظ کاتب لکھنے والا	کشط	کُشِطَ کھال آتارنا	کمہ	اَکْمَہَ اندھا
	کَاتَبَ لکھ کر دینا اَکْتَتَبَ لکھوانا	کشف	کَشَفَ کھولنا	کند	کَنُوْدٌ ناشکرا
کتم	کَتَمَ چھپانا	کظم	کَظَمَ برداشت کرنا	کنز	کَنْزٌ خزانہ (کَنَزَ مال سمیٹنا)
کثب	کَثِیْبٌ ریت	کعب	ابھار (ٹخنہ ص ۶/۴) کعبۃ کعبہ	کنس	کُنَّسٌ تارا
کثر	کَثِیْرٌ وافر۔ بہت	کفت	کِفَاتٌ اکٹھا کرنا	کنن	کَنَّ چھپنا اَکَنَّ چھپانا
	(کوثر جنت کا چشمہ ص ۱/۱۰۸)	کفر	کَفَّارَۃٌ بدلہ		اَکِنَّۃٌ پردہ اکنان پناہ
	کَثُرَ زیادہ ہونا کَثَّرَ بڑھانا		کُفَّارٌ کسان (کافور ۷۶/۵)	کوب	کُوْبٌ (ج اکواب) پیالہ
	اَکْثَرَ زیادہ کرنا بڑھنا۔ بڑھانا		کَفُوْرٌ ناشکرا کُفُوْرٌ کُفْرَانٌ ناشکری	کود	کَادَ نزدیک ہونا
	(تکاثر بہتات ہونا ۱۰۲/۱)		کَفَرَ انکار کرنا اکفر کرنا ص ۱/۱۰۹)	کور	کَوَّرَ لپیٹنا
	(اِسْتَکْثَرَ زیادہ حاصل کرنا ۷۴/۶)		کَفَّرَ دور کرنا۔ معاف کرنا	کوکب	کَوْکَبٌ تارا
کدح	کَدَحَ کوشش کرنا محنت مشقت	کفّ	کَافَّۃً پورا۔ سب اَلْکَفُّ ہتھیلی ص	کون	مَکَانٌ جگہ کَانَ ہونا
کدر	اِنْکَدَرَ دھندلانا		کَفَّ روکنا		اِسْتَکَانَ عاجز آنا۔ ہمت ہارنا
کدی	اَکْدٰی بخل کرنا۔ رکنا	کفل	کِفْلٌ حصہ کفیل ضامن	کوی	کَوٰی داغ دینا
کذب	کَذَبَ جھوٹ بولنا		(ذا الکفل ص)	کہف	کَہْفٌ غار
	کِذَّابٌ جھوٹ کَذَّبَ جھٹلانا		کَفَلَ پرورش میں لینا	کہل	کَہْلٌ بوڑھا
کرب	کَرْبٌ بے قراری		اَکْفَلَ کَفَّلَ سپرد کرنا	کہن	کَاہِنٌ پیغمبر کے حریف
کرّ	کَرَّۃً بار (دفعہ)	کفو	کُفُوٌ ہم آہنگی	کی	کَیْ تاکہ
کرسی	(کُرْسِیٌّ کرسی ص ۴/۲)	کفی	کَفٰی کافی ہونا	کید	کَادَ تدبیر کرنا کید تدبیر
کرم	کَرِیْمٌ بڑا (بزرگ) عزت والا	کلأ	کَلَأَ حفاظت کرنا	کیف	کَیْفَ کیسے
	اَکْرَمَ عزت دینا	کلب	(کَلْبٌ کتا ص ۱/۴) کَلَّبَ سکھلانا	کیل	(کَالَ پیمانہ سے دینا ۸۳/۳)
	کَرَّمَ عزت دینا۔ فضیلت دینا	کلح	کَلَحَ بدصورت ہونا۔ تیوری چڑھانا		(اِکْتَالَ پیمانہ سے لینا ۸۳/۲)
کرہ	کُرْہٌ تکلیف۔ مشقت۔ ناپسندیدہ	کلف	کَلَّفَ تکلیف دینا۔ محنت اٹھانا		مِکْیَالٌ پیمانہ (۸۴/۱۱) کَیْلٌ بھرتی (۶۰/۱۲)
	اَکْرَہَ زبردستی کرنا	کلّ	کَلٌّ بوجھ کُلٌّ پورا۔ سب۔ سارے		**ل**
	(کَرَّہَ نفرت ڈالنا ۷/۴۹)		(کلالۃ لاولد ص ۴/۲) کَلَّا نہیں	لا	نہیں
کسب	کَسَبَ۔ اِکْتَسَبَ کمانا	کلم	کَلِمَۃٌ بات (حکم۔ قوانینِ فطرت)	لات	لَاتَ نہیں (ایک دیوی ص ۱/۵)
کسد	کَسَادٌ۔ نقصان		کَلَّمَ بات کرنا تَکَلَّمَ بولنا	لأک	ملک۔ ملائکۃ پیغمبر۔ فرشتہ
کسف	کِسَفٌ تہ بہ تہ ٹکڑا	کم	کَمْ کتنے	لؤلؤ	(لُؤْلُؤٌ موتی ص ۲/۵)
کسل	کُسَالٰی سست۔ بوجھل ہونا	کمل	کَامِلَۃٌ پورا اَکْمَلَ پورا کرنا	لب	اولوا الالباب عقلمند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوتیاں اور پھر نیچے تک ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ (۴/۱۱)	خدا تمہاری اولاد کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔

۲۔ اَسْبَاط: سِبْط کے معنی اولاد کی اولاد کے ہیں (یعنی دوسری نسل) مگر یہ لفظ زیادہ تر نواسوں کے لیے مخصوص ہے۔ جس طرح پوتے کے لیے حَفِیْد یا حَفَدَۃ ہے (منجد) اور اسباط کے معنی لڑکیوں کی اولاد یعنی نواسے نواسی اور پھر آگے تک۔ نیز اسباط عموماً حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد کے لیے استعمال ہوتا ہے (مف۔ منجد) ارشاد باری ہے:

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی (۲/۱۴۰)	(اے یہود و نصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔

۳۔ ذُرِّیَّۃ: بعض اہل لغت اسے ذُرٌّ سے مشتق قرار دیتے ہیں جس کے معنی ہیں چھوٹی چیونٹیاں (منجد) اور ذُرَّۃ اس کا واحد ہے اور ذُرِّیَّۃ چھوٹی اولاد کو کہتے ہیں (مف) جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ۔ (۲/۲۶۶)	اور اس کو بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں۔

پھر اس لفظ کا اطلاق سب اولاد پر ہونے لگا اور بعض اسے ذَرَأَ سے مشتق قرار دیتے ہیں۔ ذَرَءَ الْاَرْضَ کے معنی زمین میں کچھ بونا (منجد) اور ابن فارس کے نزدیک ہر وہ چیز جو بوئی اور کھیتی کی جا سکے (م ل) اور یہ لفظ اولاد سے عام ہے۔ اس میں بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں سب شامل ہیں۔ (ف ل ۲۰۶) ارشاد باری ہے:

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ (۲/۱۲۴)	اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا۔ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو) خدا نے فرمایا ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔

۴۔ عَقِب: عَقِب بمعنی ایڑی۔ بیٹا۔ پوتا اور عَقَّبَ کے معنی پیچھے چلنا اور اَعْقَبَ کے معنی جانشین ہونا ہے (منجد) اور عَقِب کا اطلاق انسان کے مرنے کے بعد اپنی پیچھے چھوڑی ہوئی اولاد پر ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلَھَا کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ (۴۳/۲۸)	اور (حضرت ابراہیمؑ) یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے۔

۵۔ نَسْل: نَسَلَ کے لغوی معنی تیز دوڑنا یا بلندی سے پستی کی طرف دوڑنا کے ہیں (منجد) جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پ

پاس

کے لیے عِنْد، لَدَیٰ اور لَدُنْ، تِلْقَاء اور حَوْل کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں،

۱۔ عِنْد، بمعنی نزدیک۔ ظرف زمانی اور مکانی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ عند المکان بمعنی کسی مقام کے پاس یا قریب اور عند اللیل بمعنی رات کو یا رات کے قریب۔ (م۔ ل) غروبِ آفتاب سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد۔ ارشادِ باری ہے؛

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ (۱۶/۹۶) — جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

اور کبھی عِنْد سے پہلے مِنْ آتا ہے جو مزید تاکید کو ظاہر کرتا ہے۔ مِنْ عِنْد بمعنی پاس سے۔ طرف سے۔ جیسے فرمایا؛

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ (۳/۱۶۵) — تو تم چلا اٹھے کہ یہ مصیبت کہاں سے آئی۔ کہہ دو یہ تمہاری ہی طرف سے شامتِ اعمال ہے۔

۲۔ لَدَیٰ اور لَدُنْ۔ دونوں لفظ ایک ہی ہیں۔ اگر لَدَیٰ پر مِنْ داخل ہو تو یہ لَدُنْ سے بدل جائے گا۔ جیسے مِنْ لَدُنْكَ، مِنْ لَدُنَّا۔ اگر مِنْ کے بغیر آئے تو لَدَیٰ آتا ہے۔ جیسے بِمَا لَدَيْهِمْ یا لَدَا الْبَاب۔ یہ لفظ عِنْد سے اخص اور ابلغ ہے (مف) اور مزید قربت کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز تمکّن کو مقتضی ہے۔ مثلاً میرے پاس مال اگر حاضر ہو تو لَدُنِّی مَالٌ کہتے ہیں لیکن عِنْدِیْ مَالٌ اس صورت میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مال ملکیت میں تو ہو مگر پاس موجود اور حاضر نہ ہو (فق ل ۲۴۶) ارشادِ باری ہے؛

وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ (۱۲/۲۵) — ان دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس پایا۔

دوسرے مقام پر ہے؛

وَاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا (۴/۶۷) — اور اس وقت ہم انہیں اپنے ہاں سے اجرِ عظیم بھی عطا فرماتے۔

۳۔ تِلْقَاء، لَقِيَ يَلْقٰى لِقَاءً۔ بمعنی کسی چیز کا کسی چیز کے سامنے آنا۔ ملاقات کرنا۔ اور تلقاء، لقاء سے اسم (حاصل مصدر) ہے۔ اور مقابل یا متقابل کے معنوں میں آتا ہے۔ کہتے ہیں جَلَسَ تِلْقَاءِیْ بمعنی وہ اس کے سامنے یا مقابل بیٹھا۔ قرآن میں ہے؛

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا دینے کو کہتے ہیں (مف) ارشادِ باری ہے :

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ کِسَفًا (۳۰/۴۸) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو اُبھارتی ہیں۔ پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تہ بتہ کر دیتا ہے۔

ماحصل: (۱) طباق : ایک چیز کے اوپر اس کے برابر دوسری چیز رکھنا۔

(۲) رکم : بغیر کسی نظم و ترتیب کے کسی چیز کا اُوپر نیچے یا آگے پیچھے ڈھیر لگا دینا۔

(۳) تراکب : اس طرح نظم و ضبط سے اوپر نیچے یا آگے پیچھے رکھنا کہ وہ جڑی ہُوئی ہوں۔

(۴) نضد : قرینے سے اشیاء کو اوپر نیچے رکھنا اور سجانا۔

(۵) کسف : متخلخل اجسام مثلاً روئی بادل وغیرہ کو اُوپر نیچے رکھنا۔

۲۷ ـــــ تھکنا

کے لیے سَئِمَ، نَصِبَ، عَیَّ، لَغَبَ، حَسَرَ اور اَدَّ (اود) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَئِمَ : کسی چیز کے زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے اس سے کبیدہ خاطر یا دل برداشتہ ہونا۔ (مف) اُکتا جانا۔ کسی چیز سے دل کا اُچاٹ ہو جانا۔ کسی کام کو کرتے کرتے دل بھر جانا۔ یہ تھکنے کی ابتدائی حالت ہے۔ ارشاد باری ہے :

لَا یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ (۴۱/۴۹) انسان بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تھکتا نہیں۔

۲۔ نَصَبَ : کے لغوی معنی گاڑنا ہے۔ اور عَلِمَ یَعْلَمُ باب سے ہو تو اُلٹ معنی پیدا ہو جاتے ہیں یعنی انسان تھکاوٹ کی وجہ سے اپنا جسم مستوی اور قائم نہ رکھ سکے۔ (م ـ ل) لہٰذا نصب بمعنی سخت محنت کرنا، نیز بمعنی محنت کی وجہ سے تھکاوٹ۔ شدّۃ التعب (ف ل ۴۸) قرآن میں ہے :

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ (۱۸/۶۲) جب آگے چلے تو (موسیٰ ؑ نے) اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ۔ اس سفر سے ہمیں بہت تھکان ہو گئی ہے۔

۳۔ لَغَبَ : کام یا محنت کی زیادتی کی وجہ سے تھک جانا اور کمزور ہو جانا۔ (م ل) درماندہ ہونا۔ ارشادِ باری ہے :

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (۵۰/۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا۔ اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوا۔

۴۔ عَیَّ : تھکاوٹ کی وجہ سے مزید کام نہ کر سکنا اور عاجز و درماندہ ہونا۔ اَلْعَیُّ اور اَلْعَیَانُ تھکے ہوئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ خرچ کرنا

کے لیے اَنْفَقَ، اَسْرَفَ، بَذَّرَ، بَخِلَ، اَقْتَرَ اور اَهْلَكَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَنْفَقَ: خرچ کرنا کے لیے عام لفظ ہے۔ عموماً مال و دولت خرچ کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ تاہم اس میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ ایک طرف سے مال آتا جائے اور دوسری طرف خرچ ہوتا رہے۔ نفق، اس سرنگ کو کہتے ہیں جس کے دونوں راستے کھلے ہوں۔ اور نیفق السراویل پاجامے کے نیفہ کو کہتے ہیں۔ اور نَافِقَ الْیَرْبُوْعُ وَنَفَقَ بمعنی جنگلی چوہیا اپنے بل کے ایک سرے سے داخل ہو کر دوسرے سرے سے نکل گئی۔ اور شرعی اصطلاح میں نفاق اس طریقے کو کہتے ہیں کہ انسان ایک راستہ سے اسلام میں داخل ہوتا اور دوسرے راستہ سے اس سے نکل جاتا ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (۶۳/۱۰)	اور جو مال ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس وقت سے پیشتر خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔

۲۔ بَخِلَ اور ۳۔ اَقْتَرَ دیکھیے "بخل کرنا"

۴۔ اَسْرَفَ اور ۵۔ بَذَّرَ کے لیے دیکھیے "فضول خرچی کرنا"۔

۶۔ اَهْلَكَ: کا اصل معنی کسی چیز کو ہلاک کرنا، تباہ کرنا یا برباد کرنا ہے۔ اور جب اس کی نسبت مال و دولت سے ہو۔ تو اس کا مطلب سارے کی ساری مالیت کا مال خرچ کر دینا ہے۔ اور یہ عموماً بُری جگہوں پر مال خرچ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (۹۰/۶)	انسان کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کردیا۔

ماحصل:

(۱) اَنْفَقَ: خرچ کرنے کے لیے عام لفظ۔
(۲) بَخِلَ: جائز ضرورت پر بھی خرچ نہ کرنا یا کم کرنا۔
(۳) اِقْتَرَ: اپنے عیال کے نان و نفقہ میں بخل کرنا۔
(۴) اَسْرَفَ: ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔
(۵) بَذَّرَ: بلا ضرورت اور بے دریغ خرچ کرنا۔
(۶) اَهْلَكَ: مذموم مقاصد میں بہت سا مال خرچ کرنا

۸۔ خرید و فروخت کرنا

کے لیے بَاعَ اور تَبَايَعَ، شَرٰى اور اِشْتَرٰى اور تِجَارَة کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَاعَ اور تَبَايَعَ (بیع) بمعنی خریدنا بھی اور بیچنا بھی یعنی لین دین کرنا۔ یہ لفظ لغت اضداد سے ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے ضمیمہ ۱۲) اور ابتاع کا لفظ خریدنا کے معنوں میں آتا ہے لیکن یہ لفظ قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ عرف عام میں بائع بیچنے والے کو کہہ لیتے ہیں۔ اور بَايَعَ بمعنی معاہدہ کرنا بیعت کرنا بھی اور آپس میں لین دین کرنا بھی اور تبایع بمعنی آپس میں خرید و فروخت یا لین دین کرنا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ (۲/۲۸۲)	اور جب لین کرو تو گواہ بنا لیا کرو۔

۲۔ شَرٰى: بیع کی طرح شرٰی بھی لغت اضداد سے ہے۔ اور خریدنے اور بیچنے دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے (دیکھیے ضمیمہ ۱۲) البتہ اِشْتَرٰى کا لفظ خریدنے کے معنوں میں مخصوص ہے۔ اور مشتری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَصر سے مراد محض ایک طویل زمانہ لے لیا جاتا ہے۔

۳۔ قَرْن: بمعنی سو سال کا عرصہ۔ ایک زمانہ کے لوگ۔ ایک امت کے بعد دوسری امت۔ ایک نسل کے لوگ اور اس کا عرصہ (منجد) گویا قَرْن کا اطلاق کسی ایک دور یا زمانہ پر بھی ہوتا ہے اور اس دور کے لوگوں پر بھی جیسے قَرْیَة کا لفظ بستی اور بستی والوں کے لیے استعمال ہوتا ہے (ج قرون) قرآن میں یہ لفظ کسی دور کے لوگوں کے لیے ہی بالعموم استعمال ہوا ہے۔ جیسے فرمایا:

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى (۲۰/۵۱) فرعون نے موسیٰ سے سوال کیا کہ پہلی امتیں کس حال میں ہیں؟

۴۔ حُقْبَة: اسّی سال کا عرصہ یا اس سے زائد مدت۔ طویل مدت، غیر معیّنہ مدت (مف) اور اس کی جمع حُقُب بھی ہے اور اَحْقَاب بھی بمعنی مدتوں۔ اور صاحب فروق اللغویہ کے نزدیک یہ لفظ حقیبة سے ماخوذ ہے۔ اور حقیبہ چمڑے کے اس تھیلے کو کہتے ہیں جس میں سوار اپنا سامان رکھ کر کاٹھی یا خرجی کے ساتھ رکھ لیتا ہے۔ لہٰذا حقب وقت کا حصہ نہیں بلکہ ظرف کی قسم ہے یعنی وہ زمانہ جس میں اعمال و امور سرانجام پائیں (فق ل ۲۲۴) ارشادِ باری ہے:

حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا (۱۸/۶۱) یہاں تک کہ میں دو دریاؤں کے سنگھم پر پہنچ جاؤں، یا پھر مدتوں چلتا رہوں گا۔

۵۔ ان کے علاوہ قرآن میں ایک محاورہ "رَيْبَ الْمَنُوْنِ" بمعنی زمانہ کی گردش بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس سے مراد حوادثِ زمانہ ہے جو عموماً بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے یعنی کسی پر آفت ارضی و سماوی سے بُرے دن پڑنے کی انتظار (نیز دیکھیے گردش ایام) قرآن میں ہے:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ (۵۲/۳۰) یا کافر کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے حق میں زمانہ کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں۔

ماحصل: (۱) دَهْر: تخلیق کائنات سے آخر تک کا وقت۔

(۲) عَصر: تخلیقِ انسان سے قیامت تک کا وقت۔

(۳) قَرْن: کوئی ایک دور یا اس دور کے لوگ۔

(۴) حُقْبَة: طویل مدت۔ اسّی سال کا زمانہ یا اس سے زائد۔

(۵) رَيْبُ الْمَنُوْن: حوادثِ زمانہ (نیز دیکھیے "گردشِ ایام")

۵ ــــ زمین اور اس کی اقسام

کے لیے لفظ اَرْض استعمال ہوا ہے یعنی وہ جرم جس پر ہم آباد ہیں۔ اور اس کی ضد سماء (سمو بمعنی آسمان ہے۔ اَرْض کا لفظ پستی کے معنوں میں بھی آتا ہے اور اسی لحاظ سے سَمَاء بلندی کے معنی میں۔ قرآن میں ہے:

وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ (۷/۱۷۶) مگر وہ تو پستی کی طرف مائل ہو گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: فَتْح کا لفظ صرف غلبہ کے لیے ہے جبکہ اَظْفَرَ میں فتح کے بعد دشمن پر تسلط بھی شامل ہے۔

فخر کرنا کے لیے دیکھیے "اترانا"۔

۳۔۔۔فراخی۔۔۔آسُودگی

کے لیے مَیْسَرَۃ[۱]، طَوْل[۲]، بَسْطَۃ[۳] اور سَعَۃ[۴] (وسع) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَیْسَرَۃ: یُسر بمعنی آسانی (ضد عُسر بمعنی تنگی) اور مَیْسَرَۃ بمعنی آسانی کا وقت۔ ایسا وقت جب کوئی شخص معاشی لحاظ سے اپنی گزر اوقات آسانی سے کر سکے۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ (۲/۲۸۰) — اور اگر (مقروض) تنگدست ہو تو اس کو آسانی کے وقت تک مہلت دو۔

۲۔ طَوْل: طُوْل بمعنی لمبائی۔ درازی اور (زمانہ کی) درازی ہے۔ اور طَوْل کا لفظ فضل و احسان کے معنی میں آتا ہے جو محض دقتی نہ ہو (مف) اور طَوْل بمعنی نان و نفقہ اور گزر بسر کے اخراجات۔ فضل۔ بخشش۔ غنا (منجد) جیسے کہ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ (۴/۲۵) — اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے۔

اور اولوا الطول کے معنی وُہ لوگ جو بہ آسانی اپنی گزر اوقات کر سکتے ہوں (۹/۸۶)

۳۔ بَسْطَۃ: بَسَطَ بمعنی کھولنا اور پھیلانا۔ اور اس کی ضد قَبَضَ بھی ہے اور قَدَرَ بھی۔ اور بَسْطَۃ بمعنی کشادگی (جگہ کی)، فراخی اور فراوانی (مف) خواہ یہ فراخی مال و دولت میں یا کسی اور چیز میں ہو۔ یہ لفظ مادی اور معنوی ہر طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ۔ (۲/۲۴۷) — اور اللہ نے داؤدؑ کو علم بھی بہت سا بخشا تھا اور جسم بھی (بڑا تھا)۔

دوسرے مقام پر ہے:

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ (۲۹/۶۲) — اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔

۴۔ سَعَۃ: وَسِعَ بمعنی کسی چیز میں وسعت اور گنجائش ہونا۔ اور اَلْوُسْعُ بمعنی رزق کی فراوانی۔ غنا۔ (م۔ل) اور وُسْعَۃ کی ضد ضِیْق بھی ہے اور عُسْر بھی (م۔ل) اور سَعَۃ رزق کی فراوانی کے لیے آتا ہے۔ اور اُولُوا السَّعَۃ بمعنی ایسے لوگ جو اپنی گزر اوقات کے علاوہ پس انداز بھی کر سکتے ہوں اور صدقات و خیرات دینے کی گنجائش رکھتے ہوں۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ — اور تم سے صاحب فضل اور آسودہ لوگ یہ قسم کھائیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) حُقَّ: جب کسی کے لیے وُہی بات ہی سزاوار ہو۔

۴ — لپیٹنا — لپٹنا

کے لیے طَوٰی[1]، لَفَّ[2] اور کَوَّرَ[3] کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔

۱- طَوٰی: بمعنی تہہ کر کے لپیٹنا۔ بساط لپیٹنا۔ دستر خوان تہہ کرنا۔ طویت الثوب والکتاب یعنی جیسے کپڑا یا کتاب لپیٹی یا بند کی جاتی ہے (م-ل)۔ کہتے ہیں نَشَرْتُ الکِتَابَ ثُمَّ طَوَیْتُہٗ یعنی میں نے کتاب کھولی پھر بند کر دی۔ ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (۲۱/۱۰۴) — جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے، جیسے تحریروں کا رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں۔

۲- لَفَّ: بمعنی ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملا دینا اور مدغم کر دینا (مف) ایک چیز کی تہہ لگانا۔ پھر اس کے اوپر دوسری چیز کی تہہ لگا کر ملانا۔ پھر اس کے بعد اس کے اوپر تیسری تہہ (م-ل) ارشادِ باری ہے:

فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا (۱۷/۱۰۴) — پھر جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے۔

اور لپٹنا کے لیے اِلْتَفَّ استعمال ہو گا۔ بمعنی ایک چیز پر دوسری چیز کا لگ کر چمٹ جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ - إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (۷۵/۲۹) — اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے۔ اس دن تجھے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔

۳- کَوَّرَ: کسی چیز کو عمامہ یا پگڑی کی طرح لپیٹنا اور اُوپر تلے گھمانا۔ اور اکتار الفرس بمعنی گھوڑے کا اپنی دم گھمانا (مف) اور پگڑی کی طرح لپیٹنے کے لیے لَفَّ بھی استعمال ہوتا ہے۔ کہتے ہیں لَفَفْتُ عَمَامَتِیْ عَلٰی رَاْسِیْ یعنی میں نے اپنے سر پر پگڑی لپیٹی۔ وُہ اس لحاظ سے ہے کہ ایک تہہ پر دوسری تہہ جمتی جاتی ہے۔ اور پگڑی لپیٹنے کے لیے کَوَّرَ کا لفظ زیادہ ابلغ ہے۔ کیونکہ کَوَّرَ میں تجمع اور گولائی کے دونوں تصور موجود ہوتے ہیں جو پگڑی میں پائے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ (۳۹/۵) — وہی ذات ہے جو رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (۸۱/۱) — جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔

ماحصل: (۱) طَوٰی: بمعنی کسی چیز کو تہہ کرنا جیسے دستر خوان لپیٹنا۔

(۲) لَفَّ: ایک چیز پر دوسری رکھ اسے مدغم کر دینا۔

(۳) کَوَّرَ: گولائی میں لپیٹنا اور جماتے جانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنا۔حفاظت کرنا۔روزی عطا کرنا۔اور مُقِیت بمعنی صاحبِ اقتدار۔نگران و محافظ (منجد) گویا مُقِیت ایسا نگران ہے جو خود صاحبِ اقتدار بھی ہو۔اور ابن فارس کے نزدیک مُقِیت میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں (۱) کسی چیز پر قدرت (۲) حفاظت اور (۳) امساک (م۔ل) یعنی مُقِیت وہ مقتدر ہستی ہے جو حفاظت کرنے پر پوری قوت رکھتا ہو۔ارشادِ باری ہے:

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا (۴/۸۵) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔

۴۔ حَرَس: حَرَس بمعنی حفاظت میں لینا۔حراست میں لینا۔پہرہ لگانا۔ملزم کی نگرانی کرنا۔ابن فارس کے نزدیک حرس میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) حفاظت (۲) زمانہ (م۔ل۔فق ل ۱۶۹) یعنی کچھ مدت کے لیے نگرانی کرنا۔اور حرس الملک بمعنی شاہی محافظ۔باڈی گارڈ (منجد) قرآن میں ہے:

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا (۷۲/۸) اور ہم نے آسمانوں کو ٹٹولا تو اسے مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا۔

۵۔ مُهَيْمِن: ابن الفارس اور بعض دوسرے اہلِ لغت اسے امن کے تحت لائے ہیں بمعنی امن دینے والا (م۔ل) اور هَيْمَنَ الطَّائِرُ عَلٰى فِرَاخِهٖ بمعنی پرندے نے اپنے پر اپنے بچے پر بچھا دیے۔اور مھیمن وہ ہے جو (۱) کسی کو خوف سے امن دے (۲) کسی کا کوئی حق ضائع نہ ہونے دے (م۔ل) قرآن میں یہ لفظ دو بار استعمال ہوا ہے اور ان دونوں معنوں میں آیا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

(۱) بمعنی پناہ میں لینا اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ (۵۹/۱۲) وہ بادشاہ (حقیقی اور ہر عیب سے) پاک۔سلامتی اور امن دینے والا اور نگہبان۔

(۲) حق ضائع نہ ہونے دینا۔ارشادِ باری ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (۵/۴۸) اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان سب کو محیط ہے۔

ماحصل:

(۱) حَافِظ: کسی چیز کو تلف ہونے سے بچانے والا۔

(۲) رَقِيْب: جو محافظ خود بھی چوکس رہتا ہو اور دوسری چیز کی ہر ہر حرکت سے آگاہ بھی رہے۔

(۳) مُقِيْت: ایسا محافظ جو حفاظت پر پوری قدرت رکھتا ہو۔

(۴) حَرَس: پہرہ دار۔چوکیدار۔حراست میں لینے والا۔حفاظت + زمانہ

(۵) مُهَيْمِن: اپنی پناہ میں لے کر حفاظت کرنے والا۔حفاظت + تدبیر۔نیز دیکھیے "حفاظت کرنا"۔

۲۶ — نگلنا

کے لیے بَلَعَ، مَرِئَ، سَاغَ، غَصَّ، لَقِفَ اور اِلْتَقَمَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ (۳۸/۴۴) — اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے لسے مارو اور قسم نہ توڑو۔

(د) ــــ کپڑے اور مفروشات

کے لیے قرآن میں مندرجہ ذیل الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ثیاب، ثوب بمعنی کپڑا جس سے لباس وغیرہ تیار کیا جاتا ہے (ج ثیاب) اور ثواب بمعنی کپڑا فروش (منجد۔م۔ق)

۲۔ حریر، ہر ایک باریک کپڑے کو حریر کہا جاتا ہے (مف) اور حریر بمعنی ریشم۔ ریشم کا بنا ہوا کپڑا اور حریری بمعنی ریشم کا بنانے والا۔ بیچنے والا (منجد) ارشاد باری ہے:

وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ (۲۲/۲۲) — اور ان (جنتیوں) کی پوشاک جنت میں ریشمی ہوگی۔

۳۔ سندس اور استبرق (برق) یہ دونوں الفاظ قرآن کریم میں عموماً اکٹھے ہی آتے ہیں۔ اور یہ ریشمی کپڑے ہی کی اقسام ہیں۔ ریشم کے باریک کپڑے کو سندس اور موٹے کو استبرق کہتے ہیں اور سندس بمعنی نہایت باریک اور نفیس کپڑا اور استبرق بمعنی موٹا ریشمی کپڑا۔ ریشم اور سونے کے تاروں کا بُنا ہوا کپڑا (منجد) ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ (۱۸/۲۱) — اور وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے۔

۵-۶۔ جلابیب اور خُمُر کے لیے دیکھیے ــــ "چادر"

۷-۸۔ سرابیل اور قمیص کے لیے دیکھیے ــــ "قمیص"

۹۔ نَعل، بمعنی جوتا (تثنیہ نعلین ج نعال) اور نعل الفرس یا دابۃ بمعنی گھوڑے کی نعل اور نعال بمعنی نعل بند (منجد) ارشاد باری ہے:

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۲۰/۱۲) — اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم (اس وقت) طوٰی کے پاک میدان میں ہو۔

۱۰۔ جَیب: بمعنی قمیص کا گریبان۔ الجیب من القمیص گریبان دل دسینہ (ج جیوب) اور عوام کے نزدیک جَیب اور جیبہ تھیلی یا پاکٹ کو کہتے ہیں اور اس کی جمع جیاب ہے (منجد) ارشاد باری ہے:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ (۲۴/۳۱) — اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔

۱۱-۱۲۔ خَیط اور خِیاط بمعنی ڈورا۔ دھاگہ۔ خیط الابیض بمعنی صبح کی روشنی اور خیط الاسود بمعنی رات کی تاریکی (منجد) قرآن میں ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ — اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ